© rasailojaraid.com

ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر آتا ہے تو وہ نماز کا دسواں حصہ لے کر آتا ہے۔ دوسرا نواں حصہ' تیسرا آٹھواں حصہ' اور اسی طرح کوئی زیادہ کوئی کم' اور کوئی بالکل محروم لوٹتا ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

کروڑ پتی سکیم

س: آج کل مختلف بنک اور مالیاتی ادارے کروڑوں روپے کے نقد انعامات اور کار اور دیگر پرکشش قیمتی انعامات کا لالچ دے کر ذرائع ابلاغ کے ذریعے' پوری قوم کو راتوں رات کروڑ پتی بننے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ کیا اس قسم کی اسکیمیں جوا اور قماربازی کے زمرے میں آتی ہیں؟ بعض لوگ اسے قرعہ اندازی قرار دیتے ہیں۔

ج: راتوں رات کروڑ پتی بننے اور بعض بنکوں کی طرف سے اکاؤنٹ کھولنے پر مفت کار حاصل کرنے کے حوالے سے آپ کے سوال کا جواب دینے سے قبل قرعہ اور جوے کے بنیادی فرق کی وضاحت ضروری ہے۔ بالعموم جو حضرات انعامی بانڈ یا اس قسم کی لاٹری کو رائج کرنا چاہتے ہیں' اسے قسمت کے کھیل اور قرعہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ حقیقت واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ قرعہ میں کسی قسم کی بازی نہیں لگائی جاتی' نہ سٹہ ہوتا ہے' نہ کسی رقم یا جنس کو داؤ پر لگایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک سے زائد جائز امکانات میں سے انتخاب کے لیے کسی ایک چیز کو بلاشعور و ارادہ چن لیا جاتا ہے۔ مثلاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو غیر جانب داری سے یہ طے فرمانے کے لیے کہ امہات المومنین میں سے کون آپؐ کے ہمراہ جائیں' قرعہ سے طے فرماتے اور بعض اوقات ان ایام میں' جن میں ام المومنین کی باری ہوتی ان کو یا ان کی رضاکارانہ رضامندی سے کسی ام المومنین کو ساتھ لے جاتے۔ اس عمل میں نہ کوئی بازی لگتی نہ کسی قسم کے نقصان کے خدشے (risk) کا دخل ہوتا۔ اس کے برخلاف عرب جاہلیت میں جوے کی مختلف شکلیں موجود تھیں جن میں رقم اور اجناس کو بازی پر لگایا جاتا تھا اور ایک معمولی رقم کو بازی میں لگا کر چند لمحوں میں ایک شخص نہ صرف مال دار بلکہ دوسرے کے اہل و عیال کا مالک بھی بن جاتا تھا۔

آج کے دور میں لاٹری کی جو شکل اختیار کی جاتی ہے یہ بعینہٖ جوے کی شکل ہے۔ ہزارہا افراد ایک معمولی رقم کے عوض ٹکٹ خریدتے ہیں اور ان ٹکٹوں پر جو نمبر درج ہوتے ہیں' ان میں سے کسی ایک پر کامیابی کی شکل میں لاکھوں روپے کے مالک بن جاتے ہیں۔ اگر ٹکٹ خریدنے کے بجائے ایک شخص دس ہزار روپے بنک میں جمع کراتا ہے اور اس کے عوض اسے ایک کاغذ کا پرزہ دیا جاتا ہے جس پر ایک نمبر لکھا ہو' پھر قرعہ اندازی سے کوئی ایک نمبر منتخب کر کے جن لوگوں نے حساب کھولا ہوا تھا ان میں سے کسی ایک کو کار دے دی جاتی ہے' تو یہ ہر لحاظ سے جوئے کی تعریف میں آتا ہے۔

یہی شکل کروڑ پتی بننے کی اسکیموں کی ہے۔ جب بھی ایک Instrument یا شے اس غرض سے لی جائے گی کہ اس کو لینے کے نتیجے میں قرعہ اندازی کے بعد جن جن افراد نے اس مقابلے میں حصہ لیا ہے' ان

© rasailojaraid.com

میں سے جس کا نمبر نکل آئے' اسے کار یا کوئی بڑی رقم دے دی جائے تو شرعاً اس کی حیثیت وہی ہے جو عام جوے کی ہے۔ سورۃ المائدہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ○ (المائدہ ۵: ۹۰-۹۱) "اے لوگو جو ایمان لائے ہو' یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے' یہ سب گندے شیطانی کام ہیں' ان سے پرہیز کرو' امید ہے کہ تمھیں فلاح نصیب ہو گی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمھارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمھیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے"۔

اس معاملے کے فقہی پہلو پر قرآن پاک کے اس حتمی فیصلے کی حکمت بہ ظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اکل حلال کے لیے محنت و مشقت اور حلال ذرائع سے حصول مال و دولت کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ راتوں رات مال دار بننے کا کلچر انسانوں میں وہ جلد بازی اور سہولت پسندی پیدا کرتا ہے جو معاشی جدوجہد اور محنت کی ضد ہے۔ جلد منفعت حاصل کرنے کی خواہش ایک شخص کو اللہ کے بندے کے بجائے مال کا بندہ بنا دیتی ہے۔ اس کی تمام کاوشیں جائز و ناجائز کی تمیز سے آزاد ہو کر' صرف حصول دولت پر مرکوز ہو جاتی ہیں۔

سورۃ المائدہ کی اس آیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ جو سبب سود کو حرام کرنے کا تھا بعینہ وہی سبب جوئے کو حرام کرنے کا ہے۔ ایک سودی ادارہ بہت سے چھوٹے چھوٹے صارفین کی رقم لے کر اپنے معاشی مفاد کے لیے استعمال کرتا ہے اور رقم جمع کروانے والوں کو ایک مقررہ شرح سے "نفع" کے نام پر سود دیتا ہے۔ اسی طرح ایک لاٹری ڈالنے والا ادارہ لاکھوں افراد سے ٹکٹ کا معاوضہ وصول کر کے کروڑوں روپے جمع کرتا ہے اور اس رقم سے ایک کار یا ایک کروڑ روپے کا ایک انعام' ان میں سے کسی ایک کو دے کر بقیہ رقم خود اپنے فائدے کے لیے استعمال میں لاتا ہے۔ نتیجتاً جن لاکھوں افراد نے ٹکٹ لیے تھے' انھیں مایوسی کے علاوہ بدلے میں کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ اور اگر بالفرض انھیں مایوسی سے بچانے کے لیے کوئی تحفہ خیال خاطر رکھنے کے لیے دے دیا جاتا ہے تو اس سے ان کا اس قسم کی کسی اسکیم کے لیے ٹکٹ خریدنا جائز نہیں ہو جاتا۔ ظاہر ہے ٹکٹ خریدنے کا مقصد محض وہ معمولی تحفہ حاصل کرنا نہ تھا' اس کا اصل مقصد کروڑ پتی بننا یا کار یا کوئی اور بڑی چیز حاصل کرنا تھا۔ اسی کا نام جوا ہے۔

اس طرح کے ہتھکنڈوں سے قوم کو لالچی' مادہ پرست' خود غرض اور استحصالی بنانے کے لیے قومی دولت کا استعمال' قومی وسائل ابلاغ عام کا استعمال' منکر اور فحش کو قائم کرنا اور معروف اور حسنات کو روکنا ہے۔

قرآن کریم نے سورۃ الحج میں واضح حکم دیا ہے کہ جب اللہ کے ایسے بندوں کو زمین میں اختیار دیا جائے تو وہ نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف کرتے ہیں اور منکر و فحش سے روکتے ہیں اور نفس اور مال

© rasailojaraid.com

کے بندے نہیں بن جاتے۔ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ○ (الحج ۲۲ : ۴۱)' "یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے' زکوۃ دیں گے' نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔

یہ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت کے برعکس ہم اپنے ٹی وی' ریڈیو اور اخبارات کو پوری قوم کو سودخوار' جواری اور فحش کا عادی بنانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی غلطی کا احساس دلائے اور اس حرام کام سے توبہ و استغفار کے بعد ہمیشہ کے لیے بچنے کی توفیق دے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

صحیح قرآن نہ پڑھنے والے، امام کے پیچھے نماز

س: ہماری مسجد میں ایک امام صاحب تقریباً ایک سال سے امامت کرا رہے ہیں۔ مگر قرآن پڑھتے ہوئے اکثر غلطیاں کرتے رہتے ہیں مثلاً اکثر مقامات پر "ع" کو نہیں پڑھتے اور اس کی جگہ "الف" پڑھتے ہیں۔ جیسے یعلمون کے بجائے یئلمون اور من شعائر اللہ کے جگہ من شئائر اللہ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بغیر وقف کے رک جانا اور پھر آگے سے شروع کرنا' کبھی کبھی آدھی آیت سے قرات شروع کرتے ہیں اور کبھی آدھی آیت پر رکوع میں چلے جاتے ہیں۔ جب تقریر کرتے ہیں تو ایسی اسرائیلی روایات بیان کرتے ہیں کہ میں نے تو کیا کسی اور نے بھی نہ سنی ہوں گی۔ جب ان کو کہتے ہیں کہ یہ آپ غلط پڑھتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ اس سے معنی میں فرق نہیں آتا۔ ایک ہی غلطی بھول سے نہیں' بلکہ بار بار کرتے ہیں اور بتانے پر غصے بھی ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے میرے والد صاحب نے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور مجھے بھی نماز پڑھتے ہوئے مزہ نہیں آتا کیونکہ میرے خیال میں قرآن میں ایک زبر کا اضافہ یا کمی اپنی طرف سے کرنا اور پھر کہنا کہ اس سے معنی میں فرق نہیں آتا' بہت بڑی زیادتی ہے۔ براہ مہربانی اس الجھن کو دور فرمائیں۔

ج: نماز پڑھانے کے لیے ایسا امام مقرر کرنا چاہیے جو صحیح قرات کرتا ہو۔ آپ نے جن امام صاحب کے حالات لکھے ہیں وہ انتہائی تشویش ناک ہیں لیکن جب تک متبادل اچھے قاری کا انتظام نہیں ہو جاتا یا وہ اپنی اصلاح نہیں کرلیتے اس وقت تک انھی کی اقتدا میں نماز پڑھنی چاہیے۔ اگر حروف کو مخارج سے نہیں بلکہ مخارج کے قریب بھی ادا کرتے ہوں تب بھی نماز جائز ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

اسی طرح اسرائیلی روایات کو جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں' بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ اس سے ان کو منع کرنا مناسب ہے۔ لیکن اس کے لیے حکمت کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ سختی یا توہین آمیز طریقے سے نہیں۔ (ع - م)

© rasailojaraid.com